إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

الحمد للہ کہ کتاب مستطاب دیوان لاجواب پسندیدہ

حضرات صوفیۂ کرام و بزرگان عظام

یعنی

دیوان نیازِ بے نیاز

رحمۃ اللہ علیہ

بترتیب جدید و اضافہ و اجازت صاحب سجادہ حضرت قطب عالم

مدار اعظم نیاز بے نیاز حضرت شاہ نیاز احمد صاحب قدس سرہ

حسب فرمائش حضرت مولوی محمد مزمل خاں صاحب نظامی نیازی

بماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۴۸ ہجری

در مطبع آگرہ اخبار آگرہ مطبوع گردید

بار دوم ایکہزار جلد

جو لکھا پڑھا تھا نیاز نے سو وہ صاف دل سے بھلا دیا

خانقاہِ چشت میں جس نے قدم پہلا رکھا
دوسرا اسکا قدم پھر عرش کے بالا پڑا

قابِ قوسین اسکے آگے ایک ہی ادنیٰ مقام
واں پہنچکر کچھ نہ پوچھو کیا سے کیا پھر کیا ہوا

نقشِ ہستی مٹگیا نام و نشان سب اٹھ گیا
صاف مطلع ہوگیا جو تھا یہاں ان کچھ تھا

سخت مشکل ہے دلا اسکا پھر آنا اسطرف
وہ نہ ان مردوں میں ہے جن کو مسیحا لے جلا

کیا ہی جی کو بھاتی ہیں باتیں یہ تیری اے نیاز
قولِ حق ہم تو سمجھتے ہیں میاں تیرا کہا

معمور ہو رہا ہے عالم میں نور تیرا
از ماہ تا بماہی سب ہے ظہور تیرا

اسرارِ احمدی سے آگاہ ہو سو جانے
تو نورِ ہر شجر ہے ہر سنگ طور تیرا

ہر آنکھ تک ہی ہے تیری ہی منہ کو پیارے
ہر کان میں ہوں پاتا معمور شور تیرا

جب جی میں یہ سمائی جو کچھ کہ ہے سو تو ہے
پھر دل سے دور کب ہے قرب و حضور تیرا

بھاتا نہیں ہے واعظ خبر دیدِ حق مجھے کچھ
تجھ کو رہے مبارک حور و قصور تیرا

وحدت میں ہیں یہ جلوے نقش و نگار کثرت
گر سرِّ معرفت کو پاوے شعور تیرا

گر حرف بے نیازی سرزد نیاز سے ہو
پتلے میں خاک کے ہے پیارے غرور تیرا